طواف کرتا ہے جھنڈ سے یہ ابابیلوں کا
ہے مثل خانۂ کعبہ مدار کا روضہ
میم سے
میم تک
دم مدار
بیڑا پار
آستانہ عالیہ حضرت سید بدیع الدین قطب المدار مدار العالمین زندہ شاہ مدار رضی اللہ عنہ مکن پور شریف
سید محضر علی جعفری وقاری مداری سجادۂ اعظم آستانۂ عالیہ مداریہ مکن پور شریف کانپور نگر
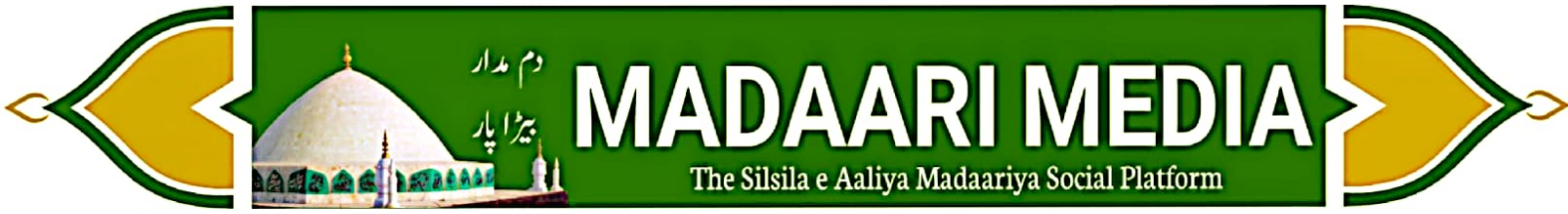
دم مدار ـــــ ● ـــــ بیڑا پار

میم سے میم تک

مدینہ مکہ مکن پور اور محمد میں
ہمیں تو میم کا رشتہ دکھائی دیتا ہے

مؤلف

سید مظفر علی جعفری وقاری مداری

سجادۂ اعظم آستانۂ عالیہ مداریہ
مکن پور شریف، کانپور نگر

انتساب

صاعقہ وسیف دار کے مصنف شیخ الہند سید ذوالفقار علی مداری اور فضائل اہل بیت کے مؤلف مختار علی دیوان درگاہ عالیہ مداریہ اور صوفیائے اسلام اور جدید سائنس کے مؤلف ابوالاظہر سید منظر علی کے نام جو منظر علی اور منظر ابوالوقار تھے۔

قاری سید محضر علی محضرؔ جعفری وقاری مداری سجادہ اعظم آستانۂ عالیہ مداریہ مکن پور شریف ضلع کانپور (یوپی) انڈیا۔

نعت شریف

جبیں میں سجدے چھپائے درِ نبی کیلئے
جنون شوق ہے بے تاب بندگی کیلئے

شبِ فراق مدینہ میں ظلمتیں کیسی؟
دیئے جلائے ہیں پلکوں پہ روشنی کیلئے

درِ رسول پہ تخصیصِ خاص وعام نہیں
مرے حضور ہیں رحمت ہر آدمی کیلئے

لہو لہان ہیں طائف میں رحمت عالم
دعا ہے پھر بھی لبوں پر ہر امتی کیلئے

رسول پاک کو کاندھوں پہ لے چلے صدیق
عروج رکھا تھا حق نے یہ آپ ہی کیلئے

دعائیں مانگ کہ مل جائے دل کو یہ نعمت
غم رسول ضروری ہے زندگی کیلئے

خلوص دل سے کرو ذکر مصطفٰے محضرؔ
ہر اضطراب میں تسکین دائمی کیلئے

نعت شریف

عرش پر نورِ مصطفٰے دیکھا
آئینہ گر نے آئینہ دیکھا

ان کو دیکھا تو بول اٹھے جبریل
کوئی تم سا نہ دوسرا دیکھا

رخصتی جب ہوئی مدینے سے
ہم نے مڑمڑ کے راستہ دیکھا

نورِ خضریٰ سے لو لگائی ہے
جب بھی دل کا دیا بجھا دیکھا

خوش ہے آقا پہ کرکے سب قرباں
اک ضعیفہ کا حوصلہ دیکھا

اپنے گھر میں حلیمہ بی بیؓ نے
چاند جھولے میں جھولتا دیکھا

آج کی صبح آئے وہ محضؔر
جن کا نبیوں نے راستہ دیکھا

منقبت شریف

وسیلے سے مدارِ دوجہاں کے جو دعا ہوگی
مرا ایمان ہے بے شک وہ مقبول خدا ہوگی

مداریت کے درجے کی وہاں سے ابتداء ہوگی
ولایت کے مراتب کی جہاں پر انتہا ہوگی

جو محبوبِ خدا کے لاڈلے کے زیرِ پا ہوگی
ذرا یہ سوچئے وہ خاک کتنی بے بہا ہوگی

اسی دربار میں آلودگیٔ ذہن دھلتی ہے
اسی دربار سے عرفان حق کی ابتداء ہوگی

نظر روضہ پر رکھو زائر وہیں پھوٹنے والیں
وہ کرنیں جن سے ہر آئینۂ دل کی جلا ہوگی

نمازِ عشق پڑھنے کیلئے آئے ہیں دیوانے
فضا جو عمر بھر کی ہے ترے در پہ ادا ہوگی

مجال سرکشی کس کو غلام قطب عالم سے
مخالف ہم سے محضؔر گردشِ ایام کیا ہوگی

☆☆☆

منقبت قطب المدار (رضی اللہ عنہ)

کوئی گھر بھایا نہ کوئی آستاں اچھا لگا
مجھ بھکاری کو در قطب جہاں اچھا لگا

مضطرب دل کو جو دیتا ہے سکوں کی منزلیں
تیری یادوں کا مجھے وہ کارواں اچھا لگا

جس پہ لکھا ہے مدارالعالمیں کا نام پاک
طائر بے پر کو ایسا آشیاں اچھا لگا

ہند کی اس خشک دھرتی کو مدارالعالمیں
آپ کی رحمت کا بحرِ بیکراں اچھا لگا

دل میں ہوتی ہے تڑپ عشق مدار پاک کی
اے پپیہے تیرا اندازِ فغاں اچھا لگا

کرلیا میں نے بھی مثل شیخ لاہوری طواف
اس قدر مجھ کو خلاف آستاں اچھا لگا

جو رمائے ڈھوتی ہے قطب جہاں کے نام کی
مجھ کو محضر اس پڑوسی کا دھواں اچھا لگا

☆☆☆

بسم اللہ الرحمن الرحیم

طواف کہتا ہے مجھ سے یہ ابابیلوں کا
ہے مثل خانۂ کعبہ مدار کا روضہ

خاتم النبیین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد معجزات کا سلسلہ ختم ہوگیا لیکن کرامات اولیاء کرام کا سلسلہ تا قیام قیامت جاری وساری رہے گا اس لئے کہ ختم نبوت کے بعد کار تبلیغ کا سہرا اولیاء کرام کے سروں پر سجایا گیا ہے۔ برائے کار تبلیغ انبیاء کرام کو معجزے کی ضرورت پڑی اسی طرح اولیاء اللہ نے برائے تکمیل کار تبلیغ کرامات کا سہارا لیا۔

ہر چند کہ عصر حاضر میں شاذ و نادر کسی ولی سے کرامت ظاہر ہوتی دکھائی دیتی ہے لیکن کوئی یہ کہے کہ اب کرامات کا ظہور ہو نہیں سکتا یا ہوتا ہی نہیں ہے یہ سراسر غلط ہے ہر دور میں اولیاء کرام اس کائنات عالم میں آتے رہیں گے اور ان سے کرامات کا ظہور ہوتا رہے گا۔

بات کرامت کی ہے تو کیوں نہ اس بات کی وضاحت کرتا چلوں اس کو اس طرح سمجھئے کہ معجزہ، ارہاص کرامت، معونت، استدراج یہ ایسی اشیاء ہیں کہ ان کا ظہور معمولات انسانی اور عادات جاریہ کے خلاف ہوتا ہے مثلاً انسان کی عادت جاریہ ہے کہ وہ منزل در منزل سفر کرتا ہے تو سفر کے لئے ایک وقت درکار ہے معینہ وقت ہی میں سفر ممکن ہے لیکن کوئی فرد پلک جھپکتے اتنا سفر طے کرلے جتنا انسان مہینوں میں کرتا ہو تو یہ یا تو معجزہ ہوگا یا ارہاص یا کرامت یا معونت یا استدراج۔ یہی خرق عادت اگر کسی نبی سے ظاہر ہو تو اسے معجزہ کہیں گے اور اگر اعلان نبوت سے پہلے ظاہر ہو تو ارہاص۔ اگر کسی ولی سے رونما ہو تو کرامت ہے اور اگر کسی

کافر سے ظاہر ہو تو اسے استدراج کہیں گے۔ یہ سارے خرق عادت
بظاہر ایک سے دکھائی دیتے ہیں فرق اتنا ہے کہ اگر یہ محیر العقول عادات کسی
اللہ کے مقرب و مخلص بندے سے ظاہر ہوں گے یا تو وہ نبی ہوگا یا ولی
ہوگا یا مومن ۔اور اگر کسی بدعقیدہ گمراہ یا کافر سے ظاہر ہوں تو اسے
استدراج کہیں گے۔

دراصل میں استدراج علوم جادو کو کہتے ہیں۔قارئین کرام کی معلومات
کے لئے عرض کرتا چلوں کہ:

ولایت کے لئے کرامت شرط نہیں ہزاروں اولیاء اللہ اس کائنات عالم
میں ایسے بھی گذرے ہیں جن سے ایک بھی کرامت سرزد نہیں ہوئی
۔حضرت شہاب الدین سہروردی کے متعلق عوارف المعارف میں ایک
واقعہ تحریر ہے کہ ان کی خدمت میں ایک شخص عرصہ دراز تک رہا اور ایک روز
اچانک چل دیا حضرت شہاب الدین رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ ایک
مدت تک تم ہماری صحبت میں رہے اچانک اس طرح رخت سفر باندھنے
لگے خیریت تو ہے آخر کیا بات ہے؟ اس شخص نے عرض کیا کہ حضور میں
عرصہ دراز تک آپ کی خدمت میں رہا اس لئے کہ آپ سے کوئی کرامت
دیکھوں لیکن اب تک کوئی بھی کرامت آپ سے ظاہر نہیں ہوئی میں اپنے
مقصد میں کامیاب نہیں ہوسکا۔حضرت سیدنا شہاب الدین رضی اللہ عنہ
نے ارشاد فرمایا: اے بندۂ خدا یہ بتا کہ اس عرصہ میں تو نے کوئی قدم میرا
قرآن وسنت کے خلاف اٹھتے دیکھا ہے؟ اس نے عرض کیا کہ نہیں! حضور
یہ سچ ہے کہ آپ پیکر سنت رسالت ہیں اور میں نے آپ کا کوئی قدم
اللہ و رسول کے خلاف اٹھتا ہوا نہیں دیکھا تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ ''یہی

سب سے بڑی میری کرامت ہے''

اس واقعہ سے تو معلوم یہ ہوا کہ ولایت و بزرگی کیلئے اتباع رسول، تقویٰ
و پرہیزگاری ضروری ہے کرامت نہ ولایت کی پہچان ہے نہ کرامت کے
ذریعہ کوئی ولی ہوتا ہے سچائی یہ ہے کہ جب جب کسی فرد یا جماعت نے
اسلام کی حقانیت کو جھٹلایا تب تب اولیاء اللہ نے کرامت کے ذریعہ اسلام
کی سچائی ثابت کی۔ سیرت سیدنا قطب المدار سیدنا خواجہ غریب نواز،
حضرت سیدنا مخدوم سمنان رضی اللہ عنہم اور تمام اولیاء کرام کی سیرت
کا مطالعہ کیجئے اس طرح کے ہزاروں واقعات ملیں گے۔الغرض ایسے
اولیاء کرام کی کثرت ہے جن سے کوئی کرامت ظاہر نہیں ہوئی ان میں کچھ
اولیاء اللہ ایسے گذرے جن سے ضرورت کے مطابق کبھی کبھی کرامت
کا ظہور ہوا اسی جماعت میں کچھ اللہ کے محبوب بندے ایسے بھی گذرے
ہیں جن سے بے شمار کرامات ظاہر ہوتی رہیں۔انہیں اولیاء اللہ میں ایک
ولی کامل، شہنشاہ اولیائے کبار حامل مقام صمدیت واصل مقام محبوبیت، فرد
الافراد قطب الارشاد حضرت سیدنا سید بدیع الدین زندہ شاہ مدار رضی
اللہ عنہ ایک ایسے اللہ تعالیٰ کے محبوب و مقرب ولی ہیں جو مجسمہ کرامات
تھے۔۲۴۲ھ میں ولادت ہوئی اور ۸۳۸ھ میں وفات پائی۔۵۹۶ سال کی
عمر ہوئی اس طول اور طویل عمر کا ایک لمحہ بھی کرامت سے خالی نہ
گذرا۔عمر بھر کچھ نہ کھایا نہ کچھ پیا۔چہرہ انور پر سات نقاب رکھتے تھے ایک
نقاب بھی چہرے سے اٹھ جاتا تھا تو مخلوق خدا بے خودی کے عالم میں سجدہ
ریز ہونے لگتی تھی ۔(اس تحریر کو اخبار الاخیار کے صفحہ ۲۹۲ پر دیکھا جا سکتا
ہے حضرت عبدالحق محدث دہلوی کی اس کتاب کا ترجمہ فارسی سے اردو

مولانا اقبال الدین صاحب فاضل ادب لکھنؤ نے کیا ہے) ایک لباس جو حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے معجزہ والے ہاتھوں سے پہنا دیا نہ وہ لباس میلا ہوا نہ پرانا ہوا نہ بوسیدہ ہوا اسی ایک لباس میں پوری عمر گذار دی (ملفوظات شاہ غلام علی نقشبندی مجددی دہلوی مؤلفہ مولوی رؤف احمد مطبع ناوان بریلی باہتمام نثار علی حسب منشاء مولوی غلام علی صفحہ ۲۴۳ پر تحریر ہے روزے در مجلس مذکور اقطاف آمد حضرت ایشاں فرمودند کہ حق سبحانہ' اجرائے کارخانہ ہستی وتوابع ہستی قطب المدار را عطامی فرماید وہدایت وارشاد ورہنمائے گمراہاں بدست قطب الارشادمی سپارد بعد ازاں فرمودند کہ بدیع الدین شاہ مدار قدس سرہ' قطب المدار بودند شان عظیم دارند وایشاں دعائے کردہ بودند کہ الٰہی مرا گرسنگی نہ شود ولباس من کہنہ نہ گردد ہمچناں شد کہ بعد ازاں دعاء تمام حیات بقیہ طعامے نہ خوردند وایشاں لباس کہنہ نہ گشت، سویک لباس تا بمامات کفایت کرد) حضرت غلام علی نقشبندی کی تحریر کی روشنی میں یہ بات ثابت ہوئی کہ آپ ۵۹۶ سال کی طویل عمر میں نہ کچھ کھایا نہ کچھ پیا۔

جس نے تمام عمر نہ کھایا نہ کچھ پیا
محضر عجیب شان ہے اس روزہ دار کی

تو آپ کا کچھ نہ کھانا اور نہ کچھ پینا کرامت مسلسل چہرے پہ سات نقاب رہنا اس کے باوجود نقابوں سے روشنی پھوٹنا کرامت مسلسل ہے

سورج کی شعاعوں پر بدلی ہوتی ہے اثر انداز کہاں
پردے میں بھی ہے شان جلوہ ماشاء اللہ سبحان اللہ

چہرے کا اتنا پر رونق اور روشن ہونا کرامت اتنی طول اور طویل عمر میں

ایک ہی لباس پہننا اس لباس کا میلا نہ ہونا نہ پرانا ہونا نہ بوسیدہ ہونا کرامت مسلسل۔

الغرض اللہ تعالیٰ نے آپ کو مجسمہ کرامت بنا کر بھیجا ہے یہ کرامت مسلسل کا سلسلہ آج بھی ابابیلوں کی صورت میں آپ کے آستانے پر جاری وساری ہے جس کو کوئی بھی اپنے ماتھے کی آنکھوں سے دیکھ سکتا ہے۔

میرا معمول ہے کہ میں بچپن سے روزانہ کم سے کم ایک بار حضور سیدنا قطب المدار زندہ شاہ مدار رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں حاضر ہوتا ہوں اور ایک ایسا منظر دیکھتا آرہا ہوں جو کہیں نظر نہیں آتا جبکہ دنیا کے کئے ملکوں کی سیر وسیاحت کا موقع اللہ تعالیٰ نے بطفیل قدوم ولزوم مدار المہام عطا فرمایا اور زیادہ تر اولیاء کرام کی بارگاہ کی حضوری کا شرف حاصل ہوا لیکن آج تک میرے نظروں نے وہ نظارہ نہیں دیکھا جو سرکار مدار پاک رضی اللہ عنہ کے آستانے پر دکھائی دیتا ہے۔ صبح صادق سے آستانہ پر انوار پر ابابیلوں کا جھرمٹ طواف کرتا نظر آتا ہے اور یہ سلسلہ کبھی پورے دن رہتا ہے اور کبھی کبھی ظہر کے بعد سے یہ طواف کا سلسلہ شروع ہوتا ہے اور جیسے جیسے سورج اجالوں کو اپنے سرخ تھال میں سمیٹتا ہے اور شام کی سرمئی چادر سطح زمین کو گھیرنے لگتی ہے ویسے ویسے عشاقان تجلیات الٰہیہ کا یہ قافلہ اپنے اپنے آشیانوں کی طرف واپس ہونے لگتا ہے۔ شاید یہ سلسلہ صدیوں سے چلا آرہا ہو، یہ ابابیلوں کا جھرمٹ غول کا غول روز اسی طرح طواف روضہ کرتا دکھائی دیتا ہے۔ معراج فیض آبادی نے یہ شعر کہا تھا

اپنے کعبہ کی حفاظت تمہیں خود کرنی ہے
اب ابابیلوں کا لشکر نہیں آنے والا

میں نے آستانہ قطب المدار رضی اللہ عنہ کے گنبد پر ابابیلوں کا جھرمٹ

دیکھ کر اپنی منقبت میں ایک شعر کہا تھا۔

مستعد روضے پہ جھرمٹ ہے ابابیلوں کا

کون کہتا ہے یہ لشکر نہیں آنے والا

جب ابابیلیں روضہ قطب المدار رضی اللہ عنہ کا طواف کرتی ہیں تو عجیب حساس وبشاش نظر آتی ہیں اکثر ہم اپنے آپ سے یہ سوال کرتے ہیں کہ یہ پرندے کیوں طواف کرتے ہیں انہیں کیا یہاں حاصل ہوتا ہے یہ نہ کچھ کھاتے پیتے دکھائی دیتے ہیں نہ ان کی مطابقت میں ہموار ماحول رہتا ہے اور نہ ہی یہاں وہ اہتمام وانتظام ہے کہ ان کی زندگی کی ضرورتیں پوری ہوتی ہوں میں نے اکثر شکرے کو بھی اسی غول پر جھپٹتے دیکھا ہے۔ کہیں غلیل کے ذریعہ نادان بچوں کو بھی دیکھا کہ ان پر غلے پھینک رہے ہیں لیکن یہ ابابیلوں کا غول اس نورانی جوار کو کیوں نہیں چھوڑتا؟ یہ بات میری سمجھ سے باہر ہے ان ابابیلوں کے دن رات کا معمول اس طرح ہے کہ حضور مدار کونین سید نامدار العالمین رضی اللہ عنہ کے آستانے کے جنوب میں ایک دالان ہے جو ''ٹین والے دالان'' کے نام سے مشہور ہے۔ شاہ جہاں کی بنوائی ہوئی اس عمارت کی چھت جس میں لکڑی کے دھنے پڑی ہوئی ہیں اسی کے قریب دھنوں والی چھت میں ابابیلوں نے اپنے گھونسلے بنا رکھے ہیں اسی طرح شاہجہانی مسجد کے پاس ایک چھت ہے جہاں ابابیلیں اپنے گھونسلے بناتی اور رہتی ہیں صبح انہیں گھونسلوں سے یہ نکلتی ہیں اور شام میں پھر انہیں گھونسلوں میں داخل ہو جاتی ہیں۔ میں نے بہت غور کیا کہ ان کا سفر اس کے علاوہ کہیں اور ہوتا ہے کہ نہیں۔ یہ کہاں کھاتی اور کہاں پیتی ہیں کچھ پتہ نہیں۔ میں نے سنا ہے کہ ان کی غذا مکھی اور مچھر ہیں مکھی اور مچھر گندگی سے ہوتے ہیں آستانہ کے اردگرد سب سے زیادہ

صفائی رہتی ہے خانقاہ میں جب مکھی اور مچھر نہیں آتے تو آستانہ کے اوپر ان کا ہونا اور محال ہے ان کے آشیانوں کے علاوہ ان کو کہیں بیٹھا کسی نے نہیں دیکھا ہے۔

میرا خیال ہے کہ حامل مقام صمدیت حضور سید نامدار پاک رضی اللہ عنہ سے قاضی محمود رضی اللہ عنہ نے سوال کیا کہ آپ کچھ نہ کھاتے ہیں اور نہ پیتے ہیں یہ کیسے ممکن ہے کہ کوئی شخص بغیر کھائے پئے زندہ رہ سکے؟ سرکار نے ارشاد فرمایا کہ کیا تم نے انبیاء کرام علیہم السلام کی سیرت کا مطالعہ نہیں کیا؟ جب مصر میں قحط سالی ہوئی تو مصر کے لوگ حضرت یوسف علیہ السلام کو دیکھتے اور جمال یوسفی میں اتنے محو ہو جاتے کہ ان کو حوائج ضروریہ کا احساس باقی نہیں رہتا تھا۔ جمال یوسفی کا تو یہ عالم تھا تو جس کو اس کے رب نے جمال احدیت میں لپیٹ رکھا ہو تو اس کو اکل وشرب کا کیا ہوش رہے گا ہو سکتا ہے کہ یہ ابابیلیں نور الٰہی کا مشاہدہ کرتی ہوں اور بھوک پیاس مٹ جاتی ہو۔

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ مکتوب امام ربانی صفحہ ۱۵۷ پر رقمطراز ہیں کہ قطب ارشاد جو کمالا فردیہ کا بھی جامع ہوتا ہے بہت عزیز الوجود اور نایاب ہوتا ہے۔ اور بہت سے قرنوں اور زمانوں کے بعد اس قسم کا گوہر ظہور میں آتا ہے اور عالم تاریک اس کے نور کے ظہور سے نورانی ہوتا ہے اور اس کی ہدایت اور ارشاد کا نور محیط عرش سے لے کر مرکز فرش تک تمام اور تمام جہانوں کو شامل ہوتا ہے اور جس کسی کو رشد وہدایت اور ایمان ومعرفت حاصل ہوتا ہے اور اس کے وسیلے کے بغیر کوئی شخص اس دولت کو نہیں پا سکتا مثلاً اس کی ہدایت کا نور دریائے محیط کی طرح تمام جہانوں کو گھیرے ہوئے ہے اور وہ دریا گویا منجمد ہے اور ہرگز حرکت نہیں کرتا اور وہ شخص جو اس بزرگ کی طرف متوجہ ہے اور اس کے ساتھ اخلاص رکھتا ہے یا یہ کہ وہ بزرگ

طالب کے حال کی طرف متوجہ ہے تو توجہ کے وقت گویا طالب کے دل کا ایک روزن کھل جاتا ہے اور اس راہ سے توجہ وخلاص کے موافق اس سے سیراب ہوتا ہے لیکن وہ شخص اس بزرگ کا منکر یا وہ بزرگ ہی اس سے آزردہ ہے اگرچہ وہ ذکر الٰہی میں مشغول ہے لیکن وہ رشد وہدایت کی حقیقت سے محروم ہے۔

قارئین کرام دار المعارف کے صفحہ ۲۴۲ پر حضرت غلام علی مجددی نقشبندی رضی اللہ عنہ نے آپ کو قطب الارشاد تحریر فرمایا اور مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ تحریر فرما رہے ہیں کہ عالم تاریک اس کے نور کے ظہور سے نورانی ہوتا ہے اور اس کی ہدایت اور ارشاد کا نور محیط عرش سے لے کر مرکز فرش تک اور تمام جہانوں کو شامل ہوتا ہے۔

تو عالم تاریک جس کے نور سے نورانی ہے وہ نور عوام کی نظروں سے اوجھل ہے لیکن خواص اس نور کا مشاہدہ کرتے ہیں اللہ تعالیٰ نے اس پرندے (ابابیل) کو بھی یقیناً وہ نظر عطا کی ہے جس سے وہ نور حقیقی کو دیکھتے ہیں۔
اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ صرف ابابیل ہی کیوں دیکھتی ہے دوسرے پرندوں کو یہ نور نظر کیوں نہیں آتا تو اس سوال کیلئے ضروری ہے کہ واقعہ فیل پر تفصیلی غور کیا جائے۔

اس واقعہ کا خلاصہ یہ ہے کہ ابرہۃ الاشرم جو نجاشی (شاہ حبشہ) کا صنعاء میں عامل (گورنر حاکم) تھا اس نے صنعاء میں بڑا گرجا گھر تعمیر کیا اور اس کا نام ''القلیس'' رکھا مقصد یہ تھا کہ عربوں کے حج کا رخ اس طرف پھیر دیا جائے اس کے لئے یہ بات بہت تکلیف دہ تھی کہ کعبہ بندگان خدا کی پناہ اور مرکز ومرجع کی حیثیت سے باقی رہے اور دور دراز مقامات

سے کارواں در کارواں وہاں حاضر ہوں وہ چاہتا تھا کہ یہ رتبۂ بلند اور مرکزیت گرجا گھر کو حاصل ہو یہ بات عربوں کے لئے بہت شاق تھی اس لئے کہ کعبہ کی محبت ان کی گھٹی میں پڑی تھی اور وہ کسی گھر اور معبد اور مذہبی مرکز کو اس کے برابر نہیں سمجھتے تھے اور اس کو چھوڑ کر کوئی بڑی سے بڑی دولت لینے پر تیار نہ تھے اس مسئلہ نے ان کے دل ودماغ کو جھنجھوڑ کر رکھ دیا اور وہ ہر جگہ موضوع سخن بن گیا اور اسی درمیان میں ایک کنانی اس کام کیلئے نکل گیا اور گرجا گھر میں جا کر قضائے حاجت کی اور اسکو نجس کر دیا اس سے ایک نیا ہنگامہ کھڑا ہو گیا ابرہہ کو اس بات پر بہت غصہ آیا اس نے اسی وقت قسم کھائی کہ وہ خود کعبہ پر حملہ آور ہوگا اور اس کو گرائے بغیر اطمینان کی سانس نہ لے گا۔

ابرہہ لشکر لے کر چلا اور ہاتھیوں کی ایک بڑی تعداد لے لی عربوں نے ہاتھیوں کے بارے میں بہت کچھ سن رکھا تھا یہ خبر ان پر بجلی بن کر گری اور وہ اس حملہ سے بے حد خائف ہوئے اور کوشش کی کہ کسی طرح اس لشکر کو آگے بڑھنے سے روکا جائے لیکن ان کو جلدی اندازہ ہو گیا کہ ابرہہ اور اس کے لشکر جرار کا مقابلہ ان کی طاقت سے باہر ہے۔ چنانچہ یہ معاملہ انہوں نے اللہ کے سپرد کیا ان کو اس بات کا پورا یقین تھا کہ جو اس گھر کا مالک ہے اور رب ہے وہ خود اس کی پاسبانی کرے گا۔

قریش نے لشکر کی دست درازیوں اور مظالم سے بچنے کیلئے پہاڑیوں اور وادیوں میں پناہ لی اور منتظر رہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے گھر کی حرمت وناموس کیلئے کیا کرتا ہے۔ عبد المطلب اور ان کے ساتھ قریش کے کچھ لوگ باب کعبہ کا حلقہ پکڑ کر خدا کے حضور آہ وزاری میں مشغول

ہو گئے۔ ابرہہ اور اس کے لشکر کی ہزیمت کے لئے نصرت خداوندی کی دعا کی ادھر ابرہہ لاہ ولشکر کے ساتھ کعبہ کی طرف بڑھا اپنے ہاتھی کو جس کا نام محمود تھا حملہ کیلئے تیار کیا لیکن مکہ کے راستے میں ہاتھی ایک جگہ بیٹھ گیا اور مارنے کے باوجود بھی اس نے اٹھنے سے انکار کر دیا جب لوگوں نے اس کا رخ یمن کی طرف کیا وہ فوراً اٹھا اور بہت تیزی سے دوڑنے لگا اس وقت اللہ تعالیٰ نے سمندر کی طرف چڑیوں (ابابیلوں) کا جھنڈ بھیجا ہر چڑیا (ابابیل) پتھر لئے ہوئی تھی یہ پتھر جس کو لگتے اس کو ہلاک کر دیتے یہ دیکھ کر اہل حبشہ جس راستے سے آئے تھے اس پر تیزی سے واپس بھاگے اور چڑیوں (ابابیلوں) کے پتھروں سے گرتے گئے اور ہلاک ہوتے گئے ابرہہ کا جسم چھلنی ہو گیا وہ اس کو اٹھا کر اپنے ساتھ لے جانے لگے تو ایک ایک پور گرنے لگا یہاں تک کہ صنعاء پہونچ کر بہت بری طرح اس نے جان دیدی۔

یہ واقعہ قرآن حمید میں بھی بیان کیا گیا ہے:

الم تر کیف فعل ربک باصحاب الفیل ○الم یجعل کیدھم فی تضلیل ○وارسل علیھم طیراً ابابیل ○ترمیھم بحجارۃ من سجیل ○فجعلھم کعصفٍ مأ کول○

کیا تم نے نہیں دیکھا کہ تمہارے پروردگار نے ہاتھی والوں کے ساتھ کیا کیا۔ کیا ان کا داؤں غلط نہیں کیا اور ان پر جھنڈ ابابیلوں کے بھیجے جن کی پھینکی ہوئی کنکریوں نے انہیں کھائے ہوئے بھوسے کی طرح کر دیا۔

آپ نے مجدد الف ثانی کی تحریر کا مطالعہ کیا کہ عالم تاریک قطب

الارشاد کے نور کے ظہور سے نورانی ہوتا ہے اس کے ہدایت وارشاد کا نور محیط عرش سے لے کر مرکز فرش تک تمام اور تمام جہانوں کو شامل ہوتا ہے۔

گویا جو اہل نظر ہیں وہ قطب الارشاد، قطب المدار، فرد الافراد سید بدیع الدین حلبی وشامی ثم مکن پوری رضی اللہ عنہ کے تصرفات کے نور کا مشاہدہ کرتے ہیں۔ حضرت علامہ سید معزز حسین ادیب مکن پور رحمۃ اللہ علیہ نے کیا خوب ارشاد فرمایا۔

نظریں جھکیں تو ارضِ مدینہ دکھائی دے
نظریں اٹھیں تو عرشِ معلیٰ دکھائے دے
ہے روضۂ مدار مدینہ بھی عرش بھی
لیکن جو بے بصر ہو اسے کیا دکھائی دے

اسی طرح ایک اہل نظر شاعر جو صاحب بصیرت تھے حضرت علامہ نیاز احمد نیاز مکن پوری نے اپنی دل کی آنکھوں سے اس آستانے کو دیکھا اور ارشاد فرمایا کہ:

ہر اوج ہر کمال کا مظہر ہے اس جگہ
امید گاہ شاہ و تونگر ہے اس جگہ
آنکھوں کے بل جوار مدار جہاں میں آؤ
دیکھو کہ نور خالق اکبر ہے اس جگہ

اس ضمن میں عرض کرتا چلوں کہ حضرت عالمگیر اور داراشکوہ آپس میں نبرآزما ہوئے تو عالمگیر رحمۃ اللہ نے حضرت سید بدیع الدین قطب المدار رضی اللہ عنہ کی بارگاہ سے منت مانی تھی کہ اگر داراشکوہ کے مقابل کامیابی حاصل ہوئی تو حضور مدار پاک کے حضوری کا شرف حاصل کروں گا۔

کامیابی حاصل ہوئی تو پہلی فرصت میں حضرت زندہ شاہ مدار رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں کس طرح حاضر ہوئے ملاحظہ فرمائیے۔ مؤرخین نے تحریر فرمایا ہے کہ ایسن ندی سے سرکار کے آستانے تک گھٹنوں کے بل سفر کیا اور روضہ کی زیارت کر کے یہاں حاضر ہونے والے زائرین کو مخاطب کر کے یہ چار مصرعے ارشاد فرماتے ہیں۔

بیا کہ اوج کمالات راظہور ایں جااست
بیا کہ مرجعِ ہر قیصر وقصور ایں جااست
جنابِ اقدسِ شاہنشہ مدار جہاں
بپائے دیدہ بیاؤ ببیں کہ نور ایں جااست

یہاں آؤ کہ کمالات کی بلندیوں کا ظہور ہوتا ہے یہاں آؤ کہ بادشاہوں کے جبین عقیدت جھکانے کی جگہ ہے مدار جہاں کی بارگاہ ایسی بارگاہ ہے کہ یہاں حاضر ہوتو آنکھوں کے بل چلو اس لئے کہ اس دیار میں نور ہی نور نظر آتا ہے۔

جناب مفتی سید شجر علی میاں نے اپنے آقا مدار العالمین کی بارگاہ میں عرض کیا اللہ تعالیٰ ان کا شمار بھی اہل نظر حضرات میں فرمائے۔ آمین

تمہارا روضہ آنکھوں میں بساؤں
تمہارے در کے بس چکر لگاؤں
ابابیلوں کا ہو حاصل قرینہ مدار العالمینا مدار العالمینا

وہ اہل نظر حضرات جنہوں نے اس آستانے پر وہ نور دیکھا جسکو ہر نظر دیکھنے سے قاصر ہے ان حضرات کی فہرست بہت طویل ہے ان سبھوں کو اس کتابچہ میں جمع کرنا ممکن نہیں لیکن یہ بات اچھی طرح ثابت

ہوئی کہ کوئی روشنی ضرور ہے جسکو دیکھ کر اہل بصیرت کہتے ہیں۔

کرنا طواف شمع ہی جنت ہے پروانوں کی
ان کی گلی کے پھیرے لگانا اچھا لگتا ہے

تو جس طرح شمع کے گرد پروانے طواف کرتے ہیں اور یہ طواف بھی ان کی تسکین کا سامان ہے اسی طرح ابابیلیں اس نورانی روضہ کا طواف کرتی ہیں اور یہ طواف ہی ان کے لئے راحت جاں اور سامانِ حیات ہے۔

میں نے صرف خانۂ کعبہ اور گنبد خضریٰ اور حضرت قطب الارشاد قطب المدار رضی اللہ عنہ کے گنبد نورانی مکن پور شریف میں ابابیلوں کے جھرمٹ کو ہر روز بلاناغہ طواف کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

ابابیلوں کے متعلق میں نے کیا دیکھا

2010 جنوری سے 2011 جنوری تک اور 2011 جنوری سے 2011 جولائی تک جب تک میں اپنے گھر مکن پور شریف میں رہا میں نے روز ابابیلوں کا کیا معمول دیکھا تحریر کرتا ہوں۔ صبح صادق سے شام تک یہ روضہ مبارک کا طواف مسلسل کرتی ہیں لیکن 6 ستمبر 2011 کو سرکار کا گنبد نورانی ابابیلوں سے خالی پایا ایک دن مغرب کے وقت دیکھا وہ اپنے گھونسلوں میں واپس آرہی ہیں غور کرنے پر یہ بات سمجھ میں آئی کہ سردی کے موسم میں سورج کی تپش اور دھوپ سطح زمین کے اوپر دیر تک رہتی ہے زمین سے دیکھو تو سورج غروب نظر آتا ہے لیکن کچھ ہی بلندی پر سورج دکھائی دیتا ہے تو سردی سے بچنے کیلئے اونچی اڑان کرتی ہیں ہماری نظران کو

دیکھ نہیں پاتی۔لیکن مغرب کا وقت شروع ہوتا ہے تو سارا غول اپنے
گھونسلوں میں واپس آنا شروع ہو جاتا ہے۔ جب مئی جون میں سخت گرمی
ہوتی ہے تو کبھی کبھی گنبد نورانی کا خلا ابابیلوں سے خالی دکھائی دیتا ہے
اور کبھی کبھی بہت ہی مختصر نظر آتی ہیں اور کبھی خوب شدت کی دھوپ ہونے
کے باوجود پورا جھنڈ کا جھنڈ طواف کرتا نظر آتا ہے۔ ہلکی ہلکی بارش خوب
گھنے بادلوں میں بھی یہ طواف کرتی رہتی ہیں۔شادی بیاہ میں اگر آتش بازی
کے دھماکے ، بندوق وغیرہ کی آوازیں گونجتی ہیں تو بھی یہ اپنا وہ علاقہ جس
میں یہ پرواز کرتی ہیں اس دائرہ کو نہیں چھوڑتی ہیں۔

ابابیل (جھنڈ)

اس کا واحد ابالۃ آتا ہے لیکن ابوعبید القاسم بن سلام نے فرمایا کہ اس
کا واحد نہیں آتا ہے اس کے معنی جماعت ،فرقے ،غول کے غول پرندے
وغیرہ ہیں۔بعض اہل لغت نے لکھا ہے کہ اس کا واحد ابول عجول کے وزن
پر آتا ہے۔بعض اہل علم نے کہا کہ ابیل سکیت کے وزن پر آتا ہے۔بعض
نے ایبال دینار و دنانیز کا وزن بتایا ہے۔
امام فارسی نے بتایا کہ اِبَّالَۃ تشدید کے ساتھ سنا گیا ہے۔لیکن فراء نحوی
نے تخفیف کے ساتھ ذکر کیا ہے اب قرآن مجید کی آیت وارسل علیہم طیراً
ابابیل۔ (آپ کے رب نے ان کے اوپر غول کے غول پرندے
بھیجے۔) میں مفسرین صحابہ کا اختلاف ہو گیا ہے کہ اس آیت کریمہ میں کون
سا پرندہ مراد ہے۔چنانچہ سعید بن جبیرؓ نے فرمایا ہے ابابیل وہ پرندے ہیں
جو اپنا گھونسلہ زمین اور آسمان کے درمیان میں بناتے ہیں وہیں بچے
وغیرہ کی پیدائش بھی عمل میں آتی ہے اس کی منقار پرندوں کی مانند ہوتی ہے

اس کے بازو کتے کے بازو کے مشابہ ہوتے ہیں۔حضرت عکرمہؓ نے کہا وہ
ہرے رنگ کے پرندے دریا سے نکل کر آتے تھے جن کے سر درندوں کے
مانند تھے۔حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ ابابیل وہ پرندے تھے جن
کو خداوند قدوس نے اصحاب فیل پر مسلط فرمایا تھا اور وہ بلسان
جیسا ہوتا ہے۔بعض نے کہا ہے کہ وہ پرندہ وطواط ، چمگادڑ جیسے تھے۔عبیدہ
بن صامت نے فرمایا ابابیل زرزور پرندے جیسے ہوتے ہیں۔عباس بن
صامتؓ نے فرمایا وہ پرندے خاطف پرندے سے مشابہ تھے اور خاطف
سنونو پرندے کا نام ہے جو آج کل مسجد حرام میں رہتا ہے۔اس کا واحد
سنونۃ آتا ہے وطواط کے معنی لغت میں چمگادڑ کے ہیں لیکن ایک قسم کے
ابابیل کو بھی کہتے ہیں زرزور ایک قسم کا پرندہ ہے جو گھریلو چڑیا سے
بڑا ہوتا ہے۔بعض ان میں بالکل کالے رنگ کے ہوتے ہیں اور بعض
پر سفید چتی ہوتی ہے۔بعض اہل لغت نے ابابیل کو ہی سنونو لکھا ہے۔
السنونو ابابیل مغربی (HIRUNDO RUSTICA) حیوٰۃ
الحیوان اول باب الف۔

الخطاف (ابابیل)

(ابابیل) الخطاف اس کی جمع خطاطیف آتی ہے۔اس کو زوار الہند بھی کہتے
ہیں یہ ایک ایسا پرندہ ہے جو تمام جگہوں کو چھوڑ کر دور دراز سے انسانی آبادی کی
طرف آتی ہے کیوں کہ یہ انسانوں کے قریب رہنا پسند کرتا ہے اور ایسے اونچے
مقامات پر اپنا گھونسلہ بناتی ہے جہاں آسانی سے کوئی پہونچ نہ سکے۔لوگوں میں
یہ عصفور الجنۃ (جنت کی چڑیا) کے نام سے مشہور ہے اور یہ اس وجہ سے کہ یہ تمام
چیزوں سے جو انسانی غذا میں شامل ہیں بالکل بے رغبت ہوتی ہے کیونکہ اس کی
غذا صرف مکھیاں اور مچھر ہوتے ہیں یعنی یہ انسانی غذا بالکل نہیں کھاتی سوائے

مکھیوں اور مچھروں کے۔ اسی وجہ سے انسانوں کی نگاہ میں محبوب ہے۔

ایک حدیث جس کو ابن ماجہ وغیرہ نے حضرت سہل بن سعد الساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے:۔ ایک شخص حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ آپ مجھے ایسا عمل بتایئے جس کے کرنے سے اللہ اور اس کے بندے مجھ سے محبت کرنے لگیں۔ تو آپؐ نے فرمایا کہ دنیا سے منہ موڑ لو اللہ تم سے محبت کرے گا اور جو لوگوں کے قبضہ میں ہے اس سے بھی منہ موڑ لو تو لوگ تم سے محبت کرنے لگیں گے۔

علامہ دمیری فرماتے ہیں دنیا سے بے رغبت ہو جانا اللہ کی محبت کا سبب ہے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فرمانبردار بندے سے محبت اور نافرمان سے ناراض رہتا ہے اللہ کی اطاعت دنیا کی محبت کے ساتھ جمع نہیں ہو سکتی اور لوگوں کے قبضہ کی چیزوں سے منہ موڑ لینے سے ان کی محبت کا سبب بن جاتا ہے اس وجہ سے کہ دنیادار لوگ اپنی دنیوی مرغوبات میں اس طرح منہمک رہتے ہیں جیسا کہ کتا مردار کھانے میں۔ لہٰذا کوئی شخص ان سے اس معاملے میں مزاحمت کرتا ہے تو وہ اس کے دشمن ہو جاتے ہیں اگر وہ ان کی باتوں سے منہ موڑ لے گا تو وہ اس سے محبت کرنے لگیں گے۔

اس پرندے کو ربیب بھی کہتے ہیں (ربیب یعنی سوتیلا لڑکا) کیوں کہ یہ آباد شدہ مکان سے انس رکھتا ہے ویران جگہوں کو پسند نہیں کرتا اور لوگوں کے قریب رہتا ہے۔ ابابیل کے اندر ایک عجیب بات یہ ہے کہ اگر اس کی ایک آنکھ نکل جاتی ہے تو دوبارہ سے پیدا ہو جاتی ہے نیز کسی نے اس کو کسی چیز پر ٹھہرا ہوا نہیں دیکھا جس کو وہ ہمیشہ کھاتا ہو۔ اور نہ کسی نے اپنی مادہ سے جفتی کرتے ہوئے دیکھا۔

ابابیل کی حیرت انگیز ذہانت

ابابیل کی سب سے زیادہ دشمنی چمگادڑ سے ہے۔ لہٰذا چمگادڑ اکثر اس کے بچوں کی گھات میں لگا رہتا ہے اس لئے جب ابابیلیں بچے نکالتی ہیں اپنے گھونسلے میں اجوائن کے پودے کی لکڑیاں لا کر رکھ دیتی ہیں ان لکڑیوں کی خوشبو سے چمگادڑ گھونسلہ کے قریب بھی نہیں آتی اور اس کے بچے چمگادڑ سے محفوظ رہتے ہیں۔

ابابیل پرانے گھونسلوں میں تب تک بچے نہیں نکالتی ہے جب تک نئی مٹی سے اپنے گھونسلے کو لیپ نہ دے۔ اور یہ اپنا گھونسلہ عجیب وغریب طریقہ سے بناتی ہے پہلے یہ مٹی میں تنکے ملاتی ہے اور اگر اس کو یہ مٹی دستیاب نہ ہو تو پانی میں غوطہ لگا کر زمین پر لوٹ لگاتی ہے اور جب جسم اور بازو میں اس کے مٹی گھس جاتی ہے تو یہ گھونسلے میں آکر اپنے پروں کو جھاڑ دیتی ہے اور پھر اس پروں والی مٹی سے گھونسلہ بناتی ہے۔ اور سب سے بڑی بات حیرت میں ڈالنے والی یہ ہے کہ ابابیل اپنے گھونسلے میں کبھی بیٹ نہیں کرتی بلکہ گھونسلے سے باہر آکر کرتی ہے۔ اور جب اس کے بچے بڑے ہو جاتے ہیں تو یہ ان کو بھی یہی تعلیم دیتی ہے۔

ابابیل کی حکمت

ابابیل کے بچوں کو جب یرقان کا مرض لاحق ہوتا ہے تو یہ ہندوستان آکر ایک پتھری لے جاتی ہے اور اس کو اپنے بچوں کے اوپر رکھ دیتی ہے جس سے اس کے بچے یرقان کے مرض سے صحت یاب ہو جاتے ہیں چنانچہ انسانوں

میں سے جب کسی کو یرقان کا مرض لاحق ہوتا ہے اور ان کو یہ پتھری دستیاب نہیں ہوتی تو وہ ابابیل کے گھونسلے سے اس کے بچے نکال کر زعفران سے ان کو رنگ کر پھر ان کے گھونسلوں میں بٹھا دیتے ہیں جب ابابیل آتی ہے اور اپنے بچوں کو پیلا دیکھ کر سمجھتی ہے کہ گرمی کے سبب ان کو یرقان ہو گیا ہے چنانچہ وہ ہندوستان سے اس پتھری کو لے جاتی ہے اور بچوں کے اوپر رکھ دیتی ہے جس کو بعد میں ضرورت مند انسان اٹھالیتا ہے۔ یہ چھوٹی سی پتھری ہے جو ''حجر سنونو'' (سنگ ابابیل) کے نام سے مشہور ہے۔ اس پر سرخ سیاہی مائل خطوط پڑے ہوئے ہوتے ہیں اس طرح لوگ اس پتھری کو حاصل کرنے کے بعد یرقان کے علاج میں استعمال کرتے ہیں اس پتھری کا خاصہ یہ ہے کہ اگر یرقان کا مریض اس کو اپنے گلے میں لٹکائے یا اس کو پانی میں گھس کر وہ پانی پی لے تو یرقان سے چھٹکارا مل جاتا ہے۔

ابابیل کی ایک عادت یہ ہے کہ آسمانی بجلی کی آواز کڑک سے بہت ڈرتی ہے یہاں تک کہ بعض دفعہ کڑک سے قریب المرگ ہو جاتی ہے۔ حکیم ارسطو ''النعوت الخطاطیف'' میں لکھتا ہے کہ جب ابابیل اندھی ہو جاتی ہے تو یہ ایک درخت جس کو عین الشمس کہتے ہیں اس کے پاس جا کر اس کا پتا کھالیتی ہے اس کے کھانے سے اس کی بینائی واپس آ جاتی ہے۔ عین شمس کے درخت میں آنکھوں کیلئے شفا ہے۔

فائدہ

ثعلبی وغیرہ نے سورہ نمل کی تفسیر میں لکھا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے دنیا میں منتقل کیا تو آپ نے اللہ تعالیٰ سے وحشت کا شکوہ کیا۔ چنانچہ

اللہ تعالیٰ نے آپ کو ابابیل سے مانوس کرایا لہٰذا اسی انسیت کی وجہ سے بنی آدم کے گھروں سے جدا نہیں ہوتی۔ ثعلبی لکھتے ہیں کہ ابابیل کو قرآن کریم کی چار آیتیں یاد ہیں وہ یہ ہیں: لوانزلناھذا القرآن علیٰ جبل لرایتہ خاشعاً متصدعاً من خشیۃ اللہ الی آخر۔۔ العزیز الحکیم پر آتی ہے تو آواز بلند کر دیتی ہے۔

ابابیل کی اقسام

ابابیل کی بہت سی قسمیں ہیں لیکن چار اقسام یہ ہیں:

(۱) جو ساحل پر رہتی ہیں اور وہیں زمین کھود کر گھونسلہ بناتی ہیں۔ یہ قسم صغیر الجثہ ہے وعصفور الجثہ سے قدرے چھوٹی ہوتی ہے اس کا رنگ خاکستری ہوتا ہے اور سنونو کے نام سے مشہور ہے۔

(۲) یہ وہ قسم ہے جس کا رنگ ہرا اور پشت پر قدرے سرخی اہل مصر اس کو خضیری کہتے ہیں اس کی غذا مکھیاں اور پروانے ہوتے ہیں۔

(۳) تیسری وہ قسم ہے جس کے بازو لمبے اور پتلے ہوتے ہیں یہ پہاڑوں میں رہتی ہے اور چیونٹیاں ان کی غذا ہوتی ہے اور اس قسم کو ''سمائم'' بھی کہتے ہیں۔

(۴) چوتھی قسم وہ ہے جس کو سنونو کہتے ہیں یہ ابابیل مسجد حرام میں بکثرت رہتی ہے اور باب ابراہیم اور باب بنی شیبہ کی چھتوں پر ان کے گھونسلے بنے ہوئے ہوتے ہیں بعض لوگوں کا خیال ہے کہ سنونو وہ پرندہ ہے جن کے ذریعہ سے اللہ نے اصحاب فیل کے لشکر کو تباہ کیا تھا۔

نعیم بن حماد رضی اللہ عنہ نے حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے آپ فرماتے ہیں کہ ہم ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے یہاں پہونچے آپ کے

پاس چند لڑکے بیٹھے ہوئے تھے وہ خوبصورتی میں ایسے معلوم ہو رہے تھے جیسے کہ
چاندی یا دینار ہم ان کے پاس غیر معمولی حسن خداداد پر تعجب کرنے لگے تو حضرت
ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے ہمارے تعجب کو دیکھ کر فرمایا کہ معلوم ہوتا ہے کہ آپ
لوگ ان لڑکوں پر رشک کر رہے ہیں ہم نے جواب دیا کہ بخدا ایک مرد مسلمان
کو ان جیسے لڑکوں سے ضرور رشک ہوتا ہے اس پر ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے
اپنے حجرے کی چھت سے سر اٹھا کر دیکھا اور فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس
کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر میں ان لڑکوں کو زیر زمین دفن کر کے
اپنے ہاتھوں سے ان کی قبروں کی مٹی جھاڑنے لگوں تو یہ مجھ کو اس چیز سے زیادہ
محبوب ہے کہ ان ابابیل کے گھونسلے جو اس چھت میں لگے ہوئے ہیں
اجڑ جائیں ان کے انڈے ٹوٹ جائیں۔ ابن المبارک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ
حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے یہ الفاظ اس لئے کہے تھے کہ کہیں ان
لڑکوں کو نظر نہ لگ جائے۔

ابو اسحاق صابی نے ابابیل کے بارے میں یہ اشعار کہے ہیں:۔

وَهندِيةُ الاَوطَانِ زَنجِيَةُ الخَلقِ

سَوَدَةُ الالوَانِ مُحمَرَةُ الحَدَقِ

ترجمہ:۔ باعتبار وطن ہندی باعتبار پیدائش زنگی۔ رنگ میں سیاہ اور آنکھ میں
سرخی

اِذاَصَرصَوتُ بِآخرِ صوَتِهما

حَدَادُفَاذَرتُ من مدامعها العَلقُ

جب وہ بولتی ہے تو آخر میں آواز تیز کر دیتی ہے اور اس کے آنسوؤں سے
خون بستہ جھڑنے لگتا ہے۔

كَانَ بِهاَخرُوا وَقَدلَبِسَت لَهُ

كَماصَرمَلوُمي العُود بالوتر الحزق

میں اس کو دیکھنے کیلئے رک گیا تو ایسا معلوم ہوا کہ وہ مفہوم ہے اس کی
آواز میں ایسی چیخ تھی جیسے کمان کی لکڑی رسی کھولتے وقت چیختی ہے۔

تُصِيفُ لَدَيناثَم تَشتُوبِارضِهاَ

فَفِي كلِّ عامٍ فَلتَقي ثُمَ تفترِقُ

گرمیوں میں ہمارے پاس رہتی ہے اور جاڑوں میں اپنے وطن میں
بسیرا کرتی ہے ہے اسی طرح ہر سال ہم اس سے ملاقاتیں بھی کرتے ہیں
اور جدا بھی ہوتے ہیں۔

ابابیل کا شرعی حکم

اس کا کھانا حرام ہے اس حدیث کی وجہ سے جس کو ابوالحویرث عبدالرحمن بن
معاویہ جو تابعین سے ہیں روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے خطاطیف کو
مارنے سے منع فرمایا کہ: ''ان سے پناہ حاصل کرنے والوں کو مت مارو کیوں کہ
یہ تمہاری پناہ میں دوسروں سے بچ کر آتی ہے (رواہ البیہقی انہ منقطع)

ایک دوسری روایت میں جس کو عبادہ بن اسحاق رضی اللہ عنہ نے اپنے باپ
سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خطاطیف کے مارنے سے منع فرمایا
ہے جو کہ گھروں میں پناہ لیتے ہیں۔

یہ روایتیں باعتبار سند کے کمزور ہیں مگر ایک روایت حضرت ابن عمر سے
مروی ہے اور اس میں ہے کہ مینڈک کو نہ مارو کیونکہ اس کی آواز میں تسبیح ہے اور

خطاف کومت مارو کیونکہ بیت المقدس کو جب اجاڑا گیا تو ابابیلوں نے خدا سے
التجا کی تھی کہ اے اللہ مجھے سمندر پر قابو دے دے تا کہ ہم بیت المقدس کو تباہ
کرنے والوں کو غرق کر دیں اسی لئے آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ابابیل کے
مارنے کی ممانعت فرمائی کیوں کہ اسے خدا کے عبادت کدہ کی بربادی کا صدمہ
تھا۔حدیث میں یہ بھی مذکور ہے کہ آنحضورﷺ نے اس جانور کو کھانے سے
روک دیا جو غلاظت خور ہو یا جس کو باندھ کر دور سے مارا گیا ہو اور اسی طرح
خطفہ اچک لئے جانے والے جانور سے بھی منع فرمایا ہے۔حدیث میں خطفہ
کا لفظ جو آیا ہے جو طا کے سکون کے ساتھ ہے علماء نے اس کے دو معنی لکھے
ہیں ایک تو یہ کہ خطفہ سے مراد وہ جانور ہے جسے کسی پرندے نے اچک
لیا ہو اور پھر مار دیا ہو۔اس مرے ہوئے جانور کا کھانا حرام ہے۔اور ابن قتیبہ
نے دوسرے معنے یہ بتائے ہیں کہ خطفہ ہر اس جانور کو کہتے ہیں جو تیزی سے کوئی
چیز اچک لے جائے۔اور چونکہ ابابیل کی یہ عادت ہے لہٰذا اس کا گوشت
کھانا حرام ہے نیز یہ فضا میں شکار کرنے والا جانور ہے اس لئے ممکن ہے کہ ان
کا شکار حرام چیز ہوتی ہے اس لئے ان کا گوشت بھی حرام ہے۔اگرچہ محمد بن
حسن کا خیال یہ ہے کہ ابابیل حلال ہے اور وہ کہتے ہیں کہ حلال خور ہے
اور اکثر ائمہ شوافع کا یہی خیال ہے۔

ابابیل کے طبی فوائد

حکیم ارسطو نے لکھا ہے کہ اگر ابابیل کی آنکھ نکال کر ایک کپڑے میں لپیٹ
کر تخت یا چارپائی میں باندھ دی جائے تو جو شخص اس تخت یا چارپائی پر سونے

کیلئے لیٹے گا اس کو ہرگز نیند نہیں آئے گی۔اور اگر ابابیل کی آنکھ سکھا کر کسی عمدہ
قسم کے تیل میں گھس کر یہ تیل کسی عورت کو پلا دیا جائے تو وہ عورت تیل پلانے
والے سے شدید محبت کرنے لگے گی۔اگر ابابیل کی سوکھی ہوئی آنکھ چنبیلی کے
تیل میں گھس کر زچہ کی ناف پر مل دی جائے تو درد کو بہت جلد فائدہ ہوگا۔اگر
ابابیل کا خون سر پر لیپ کر دیا جائے تو اس سے درد کو بہت فائدہ ہوگا جو بوجہ
فساد و اختلاط ہوا ہو یہ درد اکثر نومولود بچوں کو ہوتا ہے۔

ابابیل کی بیٹ کو پیس کر زخم پر لگانے سے بہت جلد زخم بھر جاتے ہیں۔خاص
طور پر وہ زخم جس میں سوراج (ناسور) ہو ان کے لئے نہایت مجرب ہیں ابابیل
کا مرارہ (پتہ) پینے سے سفید بال کالے ہو جاتے ہیں۔مگر پینے والے کے لئے
ضروری یہ ہے کہ پہلے وہ اپنے منہ میں تھوڑی سی چھاچھ یا دودھ بھر لے تا کہ اس
کے دانت سیاہ نہ ہو جائیں۔ابابیل کا گوشت کھانے سے بے خوابی کا مرض لاحق
ہوتا ہے۔ابابیل کے سر میں ایک کنکری (پتھری) ہوتی ہے اس کنکری کے بہت
فوائد ہیں۔ہر ابابیل اس پتھری کو نکال لیتی ہے لہٰذا یہ پتھری کسی کو مل جائے
اور وہ اس کو اپنے پاس رکھے تو وہ برائی سے محفوظ رہے گا اور جس سے بھی پتھری
رکھنے والا محبت کرے گا یہ اس کی معاون ثابت ہوگی اور محبوب کو اس کی محبت
ٹھکرانے کی ہمت نہ ہوگی۔

سکندر نے کہا ہے کہ جب ابابیل پہلی بار انڈے دیتی ہے تو اس کے گھونسلے
میں اول چیز جو ظاہر ہوتی ہے وہ دو پتھریاں جو یا تو دونوں سفید ہوتی ہیں یا ایک
سفید اور دوسری سرخ ہوتی ہے۔ان کے خواص یہ ہیں کہ اگر سفید پتھری کسی مرگی

والے مریض پر رکھ دی جائے تو اس کو فوراً ہوش آجاتا ہے۔ اگر معقود (جس کی زبان میں گرہ ہو، گونگا) ہو اس پتھری کو اپنے پاس رکھے تو وہ گرہ فوراً کھل جاتی ہے اور وہ بولنے پر قادر ہو جائے گا۔ اور سرخ پتھری کی تاثیر یہ ہے کہ عسر بول کا مریض اس کو اپنی گردن میں ڈال لے تو بہت جلد اس مرض سے شفا ہو جائے گی۔ بسا اوقات یہ دونوں پتھریاں مختلف صورتوں میں پائی جاتی ہیں۔ ایک لمبی ہوتی ہے اور دوسری گول۔ اگر یہ دونوں پتھریاں گائے کے بچھڑے کی کھال میں سی کر ایسے شخص کے گلے میں ڈال دے جس کو وسوسہ اور خیالات ستاتے ہوں تو اس کو بہت فائدہ ہوگا۔ دیگر یہ ہے کہ یہ پتھریاں صرف انہیں گھونسلوں میں پائی جاتی ہیں جو جانب مشرق ہوں اس کے علاوہ کسی دوسری سمت والے گھونسلوں میں نہیں پائی جاتی اور ان تمام پتھروں کے خواص مجرب و آزمودہ ہیں۔

ابن الدقاق کا قول ہے کہ ابابیل کے گھونسلے کی مٹی پانی میں گھول کر پی لی جائے تو سلسل البول کے لئے مجرب ہے۔

ابابیل کی خواب میں تعبیر

ابابیل کی خواب میں تعبیر مرد سے یا عورت سے اور کبھی مال سے دیتے ہیں اور کبھی اس کی تعبیر مغصوب (چھینے ہوئے مال) سے بھی دیتے ہیں۔ اگر کسی نے خواب میں خطاف کو پکڑا تو اس کی تعبیر مال حرام جو صاحب خواب کو ملے گا۔ کیوں کہ خطاف (ابابیل) کے معنی ''اچکنے والا'' کے ہیں اور اگر کسی نے ان کو پکڑا نہیں بلکہ ان میں آئے ہیں بعض نے یہ بھی کہا ہے کہ خطاف سے مراد ایک محبت کرنے والا پرہیزگار شخص ہے۔ غسانیوں کے نزدیک خطاف کا گوشت کھانا

کسی بڑے جھگڑے میں ملوث ہونے کی طرف اشارہ ہے۔ خواب میں خطاف کی آواز سننا کسی نیک کام کی طرف تنبیہ ہے کیوں کہ اس کی آواز مثل تسبیح کے ہے۔ اور اگر کسی نے خواب میں دیکھا کہ اس کے گھر میں خطاف نکل رہے ہیں تو اس کے رشتہ دار سفر کی وجہ سے جدا ہوں گے۔ اور خطاف کی اکثر تعبیر کام کی مشغولیت ہوتی ہے کیوں کہ یہ بے کاری کے زمانے میں ظاہر ہوتا ہے۔ جاماسب نے لکھا ہے کہ ابابیل کا شکار کرنا اس بات پر دال ہے کہ صاحب خواب کے گھر میں چور داخل ہوں گے۔

ابابیل اور اس کا سراپا

چونچ خوب سیاہ سر کا حصہ کالا۔ اور سر سے دم کے اوپر والے حصے تک سیاہ رنگ پروں کا رنگ سرمئی، پیٹ ختم ہونے کے بعد جہاں سے دم شروع ہوتی ہے سفید ہے باقی دم سیاہی مائل سرمئی چونچ سے گردن کا نچلا حصہ سفید۔ جب اڑتی ہے تو نچلا حصہ سفید دکھائی دیتا ہے۔ گلہری کی طرح بولتی ہے، فرق یہ ہے کہ گلہری کی آواز مسلسل یکساں رہتی ہے لیکن ابابیل کی آواز شروع میں دھیمی ہوتی ہے اور آخر میں زور سے بولتی (چیختی) ہے۔ لیکن گلہری کے بچے اگر گھونسلے سے گر جائیں یا گھونسلہ گر جائے تو اس کی آواز میں زیادہ فرق معلوم ہوتا ہے۔

مختصر سوانح حیات قطب المدار رضی اللہ عنہ

حضرت قطب وحدت سید بدیع الدین زندہ شاہ مدار رضی اللہ عنہ

اسم شریف: بدیع الدین

القاب : شیخ احمد۔ مدار۔ مدار العالمین۔ زندہ شاہ مدار۔ زندہ ولی۔حی المدار۔شاہ طبقات۔مدار عالم مدار اعظم، مدار المہام، قطب المدار۔

نسب : نجیب الطرفین۔ والد کی طرف سے حسینی اور والدہ کی طرف سے حسنی۔

وطن : آبائی وطن مدینہ منورہ۔ بعد میں والد علی حلبی خوارج کے تشدد کی وجہ سے ترک سکونت کر کے شہر حلب ملک شام (سیریا) مقیم ہوئے۔

حلب سے قصبہ جنار میں حضرت بدیع الدین احمد زندہ شاہ مدار کی ولادت ہوئی اصح قول کے مطابق ۱؍شوال ۲۴۲ھ بروز دوشنبہ۔ پیر

ولادت مبارکہ کی بشارتیں: صاحب نجم الہدیٰ تحریر فرماتے ہیں کہ سال نو کی آمد آمد تھی ماہ محرم الحرام نمودار ہوا اس رات والدہ نے دیکھا کہ ان کے حجرے میں آفتاب طلوع ہوا اور دیکھتے ہی دیکھتے اس کی کرنیں دور دور تک پھیل گئیں۔اسی شب والد محترم نے دیکھا کہ قاسم نعمات مبشر صادق ﷺ تشریف لائے اور فرمایا اے علی اللہ تعالیٰ تجھے ایک فرزند عطا فرمانے والا ہے یہ نومولود ازلی ولی ہوگا اس کا نام بدیع الدین رکھنا۔

والدہ فرماتی ہیں کہ ایام حمل میں مجھے کوئی گرانی یا نقاہت کا احساس نہیں ہوتا تھا۔ان ایام میں اگر میں کبھی کوئی مشتبہ چیز منھ میں رکھ لیتی تو دفعۃً طبیعت کراہیت کرتی تھی اور مجھے وہ شئے تھوکنا پڑتی تھی۔غرضیکہ حضرت قطب وحدت حضرت قطب المدار رضی اللہ عنہ اسی طرح نو ماہ رحم مادر میں شگوفہائے کرامت بکھیرتے رہے۔ارباب سیر نے یہ بھی تحریر فرمایا کہ ولادت مبارک سے ایک ماہ پیشتر رمضان المبارک میں حلب میں ایک عجیب پرندہ ظاہر ہوا وہ پکارتا تھا یا معشر الناس اتقو اللہ اللہ اللہ اور اڑ جاتا تھا تین روز اس پرندے نے ایسا ہی

کیا۔ پھر یکم شوال المکرم ۲۴۲ھ کی وہ ساعت سعید بھی آ گئی جب یہ سعید ازل رحم مادر سے عالم ظاہر میں جلوہ افروز ہوا۔

حضرت ادریس حلبی فرماتے ہیں کہ جس روز بدیع الدین احمد کی ولادت ہوئی سرکار کونین ﷺ مع خلفائے راشدین وائمہ اہلبیت اطہار جلوہ افروز ہوئے۔ اور بچہ کے والد علی حلبی رضی اللہ عنہ کو پسر نیک کی ولادت پر مبارکباد دی۔اسی طرح حضرت خضر علیہ السلام تشریف لائے اور فرزند ارجمند کی پیدائش پر مبارکباد دی۔ارباب سیر کے مطابق جس روز حضرت مدار العالمین کی ولادت ہوئی زمین سے آسمان تک فضا کثرت انوار سے معمور تھی۔درودیوار سے ہٰذا ولی اللہ ہٰذا ولی اللہ کی آوازیں آرہی تھیں۔اس بچہ نے تولد ہوتے ہی سب سے پہلا جو کام کیا وہ یہ کہ اپنے سر نیاز کو بارگاہ معبود بے نیاز میں رکھ دیا۔اور سجدہ سے سر اٹھا کر باآواز بلند پڑھا۔ اشھدان لاالٰہ الا اللہ وحدہٗ لاشریک لہٗ واشھدان محمداً عبدہٗ ورسولہٗ۔ حاضرین نے اس سجدہ کا عینی مشاہدہ کیا اور کلمہ شہادت کو اپنے کانوں سے سنا۔

حضرت قطب مدار پاک کا عہد رضاعت بھی نہایت شاندار اور ارفع واعلیٰ تھا۔والد مکرم نے ایک دایہ کو مقرر کیا کہ وہ بچہ کو دودھ پلائے۔ ماہ رمضان میں کبھی دن میں دودھ نہیں پیتے تھے۔شیر خوارگی میں ہی تلاوت قرآن کریم سنکر مسکراتے تھے۔ اذان کی آواز بغور سنتے تھے۔ بھوک و پیاس کی وجہ سے دوسرے بچوں کی طرح رونے اور ایڑیاں رگڑتے نہیں تھے۔ والدہ محترمہ جب دودھ پلادیتیں پی لیتے تھے ورنہ انتہائی صبر واستقلال کے ساتھ گہوارہ میں خاموش لیٹے رہتے تھے۔ والدہ محترمہ اگر کبھی بغیر وضو کے دودھ پلانا چاہتی تھیں

تونہیں پیتے تھے۔ غرض جب عمر شریف چار سال چار ماہ اور چار دن کی ہوئی تو
رسم بسم اللہ خوانی کی گئی اور اپنے عہد کے علامہ ظاہر و باطن حضرت سدید الدین
حذیفہ شامی نے علوم مروجہ کی تعلیم دی۔ استاد محترم نے جب پہلے ہی دن الف
پڑھایا تو الف کی وہ معنی خیز تشریح فرمائی کہ استاد محترم محوِ حیرت بچہ کو دیکھتے ہی
رہے اور بے اختیار کہہ اٹھے ھٰذا ولی اللہ ھٰذا ولی اللہ۔ غرض آپ نے بہت ہی
قلیل مدت چودہ سال کی عمر شریف میں علم قرآن، تفسیر، حدیث، فقہ وغیرہ
پر مہارت حاصل کرلی اس کے علاوہ توریت زبور انجیل بھی آپ کو حضر علیہ السلام
نے تعلیم فرمائیں۔ علم ہیمیا، سیمیا، کیمیا، ریمیا پر بھی دستگاہ کامل حاصل کی۔ تمام
علوم مروجہ سے فراغت کے بعد علم باطن کا شوق پیدا ہوا تو آپ کی نگاہ علم و عرفان
کے بحرِ بے کراں مدینۃ العلم حضور سرور کونین ﷺ کی طرف اٹھی۔ اسی شوق و لگن
میں شب و روز بے قرار رہنے لگے۔ ایک رات دیکھا کہ تمام حجاج کرام میدان
عرفات میں اکٹھا ہیں۔ یہ پر نور منظر دیکھتے ہی صبر و ضبط کے سارے بندھن
ٹوٹ گئے اور زار و قطار رونے لگے۔ رات اضطراب و بیقراری میں گزاری صبح
ہوتے ہی والد محترم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور سارا حال زار عرض کیا۔
والد محترم کے دست حق پرست پر بیعت حاصل کی اور سلسلۂ آبائیہ جعفریہ میں
اجازت و خلافت سے سرفراز ہوئے اور والدین کریمین سے اجازت حاصل
کرکے کسی قافلے یا سواری کا انتظار کئے بغیر پیادہ پا راہیِ حرمین طیبین ہوئے
اثنائے راہ ایک غار میں عبادت و ریاضت میں مشغول تھے کہ اشارۂ غیبی
ہوا اور آپ بیت المقدس پہنچے وہاں حضرت سلطان العارفین خواجہ بایزید بسطامی
عرف طیفور شامی رضی اللہ عنہ آپ کا انتظار فرما رہے تھے۔ حضرت سلطان

العارفین کی نگاہ اپنے مطلوب و مراد پر پڑی تو چند لمحے حیرت و استعجاب سے
دیکھتے رہے پھر والہانہ انداز میں سینہ سے چمٹالیا گویا گمشدہ چیز مل گئی تھی
پھر فرمایا کہ بدیع الدین احمد میں نے اب سے کوئی سترہ برس قبل یہاں نور کا ایک
ستون دیکھا تھا آج تمہیں دیکھا تو محسوس ہوا کہ نور کا وہ ستون تم ہی
ہو۔ پھر فرمایا کہ اے احمد تمہارے جد محترم کی کچھ امانت میرے پاس ہے میں وہ
تمہیں تفویض کرتا ہوں۔ حضرت مدار العالمین زندان رضی اللہ عنہ الصوف نے
بایزید بسطامی رضی اللہ عنہ کے دست حق پرست پر شرف بیعت حاصل
کیا اور سلاسل مبارکہ ۱۔ بصریہ طیفوریہ ۲۔ جعفریہ طیفوریہ صدیقیہ
۳۔ جعفریہ طیفوریہ حسینیہ ۴۔ طیفوریہ علمبرداریہ صدیقیہ ۵۔ طیفوریہ
علمبرداریہ علویہ میں خرقۂ زندان الصوف حاصل کرکے خلیفہ مجاز ہوگئے۔
پھر پیر و مرشد سے رخصت ہوکر خانۂ کعبہ حاضر ہوئے ارکان حج ادا فرما کر عازم
مدینۂ منورہ ہوئے۔ بارگاہ رسالت میں باآداب تمام لوازم سے مشرف ہوئے
قاسم نعمات رحمۃ للعالمین کا دریائے کرم جوش میں آیا۔ عالم ناسوت میں جلوہ
افروز ہوکر عنایات بے پناہ فرمائیں حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا کہ
اے علی رضی اللہ عنہ یہ نونہال تمہاری اولاد سے ہے اس کو علوم باطنی
عطا کرو حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ نے حسب الحکم علم باطنی سکھائے پھر روح
پرفتوح حضرت مہدی رضی اللہ عنہ موعود کو حکم فرمایا کہ اس کی تربیت کرو روح
پاک مہدی علیہ السلام نے تربیت باطنی فرمائی اور مولا علی رضی اللہ عنہ کی بارگاہ
میں پیش کردیا لیجئے یہ نوجوان لائق ارشاد ہوگیا۔ حضرت مولا علی مرتضیٰ کرم اللہ
وجہہٗ نے بارگاہ رسالت میں پیش فرمایا اور سرور کونین ﷺ نے براہ راست

نسبت خاص سے اویسی طریقہ پر مستفیض فرما کر اسلام حقیقی تعلیم فرمایا (لطائف اشرفی) پھر حکم فرمایا اے بدیع الدین اسلام کے لئے آمادۂ سفر ہو جاؤ خصوصاً کفرستان ہند میں شمع اسلام فروزاں کرو۔ کونین کے فرمانرواں کا حکم پاتے ہی شمس الافلاک حضرت مدار پاک بارادۂ تبلیغ آمادۂ سفر ہوئے۔ نہ زادراہ تھا نہ راحیلہ، توکل بخدا سفر اختیار فرمایا ان ایام میں دن بھر روزہ رکھتے تھے شام کو دست غیب سے دو روٹیاں جو کی حاصل ہوتی تھیں ایک خود تناول فرماتے تھے اور ایک کسی حاجتمند کو عطا فرما دیتے تھے۔ کبھی کبھی اور عشرہ تک کچھ تناول نہ فرماتے تھے ہفتہ اور عشرہ کے بعد ایک دو خورمہ تناول فرماتے تھے۔ ان ایام میں آپ نے سمرقند، بخارا، طوس، خراسان، بدخشاں، بغداد وغیرہ کا دورہ فرمایا اسی سفر میں احمد بن محمد مسروق کو آپ کی صحبت میسر آئی۔ آپ ہی کی دعا سے وہ صاحب اولاد ہوئے اور آپ ہی نے ان کی قطبیت کا اعلان فرمایا۔ حضرت احمد بن محمد بن مسروق مدار پاک کے خلیفۂ اجل ہیں۔ بدخشاں میں جب آپ تشریف فرما ہوئے اہل بدخشاں بے حد متاثر و مانوس ہوئے۔ کچھ عرصہ قیام کے بعد رخت سفر باندھنا چاہا تو لوگ زار وقطار رونے لگے۔ والی بدخشاں خود آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور اس نے بآداب تمام مزید قیام کیلئے اصرار کیا تو آپ نے حاکم سے فرمایا کہ چند خانقاہیں تیار کراؤ حاکم نے تعمیل حکم کیا۔ خانقاہیں تیار ہو گئیں تو فرمایا کچھ غلام پیش کرو والی بدخشاں نے چند غلام خرید کر خدمتِ مدار پاک میں پیش کئے حضرت قطب المدار رضی اللہ عنہ نے ان میں سے ہر ایک کا ہاتھ پکڑ کر سجادہ پر بٹھا دیا آپ کے دست کرامت کی برکت سے ان میں کا ہر شخص صاحب تصرف و کرامت ہو گیا۔ پھر آپ وہاں

سے رخصت ہو گئے۔ عرب ممالک کا دورہ فرماتے ہوئے راہیٔ ہندوستان ہوئے۔ بحری جہاز پر سوار ہوئے اور جہاز میں بیٹھے لوگوں کو دین اسلام کی تعلیمات دینے لگے ان لوگوں کو آپ کی باتیں پسند نہ آئیں غصہ میں آپ کو برا بھلا کہنا شروع کیا۔ غیرت خداوندی کو اپنے محبوب کی دل شکنی گوارہ نہ ہوئی قہر خداوندی کو جوش آیا سمندر میں طوفان اٹھا اور جہاز ٹکڑے ٹکڑے ہو کر غرقاب ہو گیا۔ مگر آپ مع گیارہ افراد کے ایک تختہ کے سہارے ساحل پر پہونچے اور وہ گیارہ افراد بھی بھوک پیاس کی تاب نہ لاکر ہلاک ہو گئے۔ آپ نے کنارہ پہونچ کر سجدۂ شکر ادا کیا سجدہ سے فارغ ہو کر ایک درخت کے سہارے سے بیٹھ گئے۔ استغراقی کیفیت طاری ہوئی تو دیکھا ایک باغ ہے جو عمدہ عمدہ پھلوں اور میووں سے بھرا ہوا ہے۔ خیال ہوا کہ شاید اللہ تبارک وتعالیٰ نے میری بھوک اور پیاس کا انتظام فرمایا اس خیال کے آتے ہی گوشۂ قلب سے آواز آئی

یاایہاالذین اٰمنوا اتقوا اللہ حق تقاتہ ولاتموتن الا وانتم مسلمون۔

پھر آپ نے ان لذائذ کی طرف سے توجہ ہٹالی تھوڑی دیر کے بعد ایک بزرگ (خضر علیہ السلام) تشریف لائے اور فرمایا السلام علیکم یا بدیع الدین آپ نے عرض کیا وعلیکم السلام لیکن آپ میرے نام سے کیسے واقف ہیں؟ انہوں نے فرمایا میں ہی نہیں آپ کے نام سے ایک عالم واقف ہو جائے گا چلئے سرکار ﷺ آپ کا انتظار فرما رہے ہیں۔ آپ ان کے ہمراہ ہو لئے اور کچھ دور چلے تو ایک باغ دکھائی دیا اس باغ میں ایک عالی شان محل تھا محل کے دروازے پر ایک بزرگ دربانی کر رہے تھے انہوں نے سلام میں سبقت کرتے ہوئے خوش آمدید کہا غرض اس محل کے سات دروازے اسی طرح طے فرمائے پھر دیکھا کہ

سرکار کائنات ﷺ ایک تخت مرصع پر جلوہ افروز تھے۔ بدیع الدین مدار رضی اللہ عنہ نے جد اکرم کو دیکھا تو بے اختیار دوڑے شرف قدمبوسی حاصل کیا اور سرکار ﷺ کے حکم کے مطابق تخت پر مؤدبانہ بیٹھ گئے۔ سرکار ﷺ نے دست معجز طراز کا اشارہ فرمایا عالم ملکوت سے ملائکہ عنصری کے سردار حضرت شتخیثہ دو خوان لے کر حاضر ہوئے ایک میں حلیۂ بہشتی اور ایک میں طعام ملکوتی تھا قاسم نعمات ﷺ نے دست پر فیض سے نور نظر بدیع الدین کو نو لقمے شیر برنج از قسم طعام ملکوتی کے کھلائے۔ اور حلیۂ بہشتی پہنا دیا پھر فرمایا کہ بدیع الدین آج سے تجھے کھانے پینے سونے اور تبدیلیٔ لباس اور علائق دنیا کی حاجت نہ ہوگی۔ پھر اپنا دست انور مدار پاک کے چہرے پر مس فرمایا جس کی برکت سے حضرت شیخ مدار کا چہرہ ایسا چمک اٹھا کہ کسی کو تاب نظارۂ جمال نہیں۔ سرکار کائنات ﷺ نے سات نقاب عطا فرمائے تھے کہ چہرہ کو ان نقابوں میں مستور رکھنا۔ اور بدیع الدین کے سر اقدس پر مداریت کا تاج زریں پہنا کر فرمایا آج سے تو کامیاب ہوگیا تو حی المدار ہوگیا۔ حضرت مدار پاک نے ان نعمات غیر مترقبہ کو پا کر سجدۂ شکر ادا کیا سجدہ سے سر اٹھایا تو دیکھا کہ سرکار ﷺ موجود نہیں ہیں۔ ہاں وہی تخت جس پر سرکار ﷺ تشریف فرما تھے موجود ہے اور جو نعمتیں قاسم نعمات ﷺ نے عطا فرمائی تھیں وہ بھی موجود ہیں کھانے پینے کی کوئی حاجت نہیں۔ یہ واقعہ ساحل مالابار کے قریب کوہ زرنگار گجرات کا ہے ۲۸۲ھ (کھمات)۔ اس وقت سے آخر عمر تک یعنی پانچسو چھپن (۵۵٦) سال ۸۳۸ھ تک بغیر کچھ کھائے پیئے بغیر سوئے اور بغیر تبدیلیٔ لباس و جنسی خواہش کے رہے۔ اور چہرہ انور سے اگر کبھی ایک دو نقاب اٹھ جاتے تھے تو لوگ نور الٰہی کی تاب نہ لا کر بیہوش

ہو کر سجدہ میں گر جاتے تھے۔ ہندوستان میں اسی سرزمین سے آپ کا تبلیغی سلسلہ شروع ہوا گجرات کے بیشتر مقامات پر آج بھی آپ کی چلہ گاہیں ہیں۔ گجرات میں ہزاروں افراد کو حلقہ بگوش اسلام فرما کر اجمیر کی دھرتی پر رونق افروز ہوئے اور باطل پرستوں کو حق پرستی کی تعلیم دی آج بھی اجمیر شریف میں آپ کی متعدد نشانیاں ہیں مثلاً مدار ٹیکری، مدار باولی، مدار دروازہ، مدار محلّہ، مدار اسٹیشن وغیرہ۔ ہندوستان میں چودہ سو بیالیس (۱۴۴۲) مقامات پر آپ کے چلے ہیں جو آپ کی تبلیغی سرگرمیوں کا بانگ دہل اعلان کر رہے ہیں۔ تیسری صدی ہجری کے نصف سے نویں صدی ہجری کے نصف اول تک یعنی ۸۳۸ھ تک خود آپ نے اپنی قیادت میں یہ سلسلہ جاری رکھا بعد وصال آپ کے خلفاء کرام سلسلہ وار اس کام کو انجام دیتے چلے آرہے ہیں۔

زندہ شاہ مدار رضی اللہ عنہ کے وصال شریف کے بعد بھی عوام و خواص کا میلہ لگا رہتا ہے اور سب کے سب حسن عقیدت کے ساتھ حاضر ہو کر روحانی استفادہ حاصل کرتے رہتے ہیں۔

ابابیل

علامہ نجم الغنی خزینۃ الادویہ میں رقم طراز ہیں:

صفات و شناخت: ایک مشہور پرند ہے۔ بعض اہل لغات نے جو یہ کہا ہے کہ ابابیل گروہ ہائے مرغاں کے میں ابالہ کی جمع ہے اور ابالہ الف کے کسرے اور بائے موحدہ کی تشدید سے گروہ مرغاں کے معنی میں ہے۔ پس لفظ ابابیل کا

جانور مذکور پر اطلاق کرنا صحیح نہیں ہے اور زبان ہندی میں اس کا نام سنا نہیں گیا ہے۔ یہ قول خلاف تحقیق ہے کیوں کہ اس کے ہندی میں بھی نام ہیں چنانچہ سیانی کہنپا۔ پت دیوڑی اور چام چڑی کہتے ہیں اور اطلاق اس لفظ کا اس جانور پر مجازاً کرتے ہیں کیوں کہ طائر مذکور گروہ گروہ بنا کر اڑتا ہے اس کی تین قسمیں ہیں۔ ایک ایسی قسم ہے کہ وہ دریا کے کنارے رہتی ہے اور اسی کے ساتھ اس کو رغبت ہے اپنے گھونسلے ندیوں کے کراڑوں میں بناتی ہے اس کا قد بہت چھوٹا ہوتا ہے اور رنگ خاکی ہوتا ہے اس کو سنونو سین مہملہ مضموم اور دونوں نون مضموم سے کہتے ہیں۔ دوسری قسم ایسی ہے کہ پہاڑوں میں رہتی ہے اور چیونٹیاں کھاتی ہے اس کے بازو لمبے اور پتلے ہوتے ہیں اسے سعال کہتے ہیں۔ تیسری قسم ایسی ہے کہ اس کو آبادیوں اور بستیوں میں رہنے کے ساتھ الفت ہے آدمیوں کے قرب وجوار میں رہنے کو پسند کرتی ہے مکانوں کی چھتوں میں اور بلند جگہوں پر گھونسلے بناتی ہے۔ اس کا جثہ چڑیا کے برابر ہوتا ہے۔ پشت کے پروں کا رنگ سیاہ اور شکم کے پروں کا رنگ سفید ہوتا ہے چونچ زردی مائل ہوتی ہے۔ خان خاص نے بازنامہ میں کہا ہے کہ ابابیل کو درکمال بزرگی است بخلاف اصناف دیگر کہ در دشت مے باخند۔ عجیب بات یہ ہے کہ کسی شخص نے اس کو کچھ کھانے اور نر مادہ کو باہم جفتی کرتے نہیں دیکھا ہے۔ یہ پرند پرانے گھونسلے میں بچہ نہیں نکالتا بلکہ نیا تیار کر کے اس میں بچہ نکالتا ہے اور نہ گھونسلے کے اندر بیٹ ڈالتا ہے بلکہ باہر ڈالتا ہے۔ اس کی آنکھ سوئی سے نکال لی جائے تو تین دن کے بعد اور پیدا ہو جاتی ہے اور اس سے دیکھنے لگتا ہے بخلاف سور کے کہ جب اس کی آنکھ

نکال ڈالیں تو فوراً مر جاتا ہے اور مٹی سے گھونسلہ بناتا ہے۔ شہر، پہاڑ یا جنگل میں انڈے نہیں دیتا جب وہ انڈے دینے کا ارادہ کرتا ہے اور اس کا گھونسلہ اس وقت ٹوٹنے لگتا ہے تو چلاتا ہے پس اس کے دوسرے ہم جنس جمع ہو کر بنانے میں مدد دیتے ہیں اور گھانس اور مٹی میں گھوڑے کے بال لا کر ملاتے ہیں تاکہ پھٹ نہ جائے اور منہ میں پانی لا کر گھونسلے میں چھڑک دیتے ہیں تاکہ ہموار ہو جائے۔ جیسا کہ خواص علائیہ میں ہے۔ عوام یہ سمجھ رہے ہیں کہ جن پرندوں نے اصحاب فیل پر سنگباری کی تھی یہ وہی ابابیل ہیں حالانکہ آیہ قرآن میں ابابیل کے معنی گروہ کے ہیں نہ کہ پرند مخصوص کے یوحنا نے قاموس عربی وانگریزی میں لکھا ہے کہ بعض کہتے ہیں کہ اس پرند کی چونچ طائروں کی سی تھی اور پنجے کتوں کے سے اور کچلیاں درندوں کی سی۔ طبیعت: اس کا گوشت تیسرے درجہ کے پہلے مرتبہ میں گرم وخشک ہے اور گوشت کی خاک سرد وخاص اور پیٹ میں گرمی وخشکی بہت بڑی ہوئی ہے جلے ہوئے گھونسلے کی خاک سرد وخشک ہے۔

خواص وفوائد: اس کا گوشت سدہ کھولتا ہے۔ یرقان اور امراض طحال اور سنگ مثانہ کو دور کرتا ہے۔ اس کے خواص میں سے یہ بات ہے کہ اس کا سر جلا کر راکھ اس شراب میں ڈالیں تو شراب نشہ نہ لائے۔ اس کی بیٹ کو سیاہ بالوں پر لگانے سے جلد سفید ہو جاتے ہیں۔ بعض کہتے ہیں کہ اس کی بیٹ سفید بالوں کو سیاہ کرنیوالی ہے۔ اس کو گائے کے پتے میں حل کر کے لگانا چاہئے۔ جس آدمی کے بال وقت سے قبل سفید ہو جائیں اگر وہ اس پتے کو سعوط کرے تو بال سیاہ ہو جائیں کہتے ہیں کہ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ اس کے سعوط سے دانت بھی سیاہ

ہوجاتے ہیں اس لئے یہ مناسب ہے کہ سعوط کے وقت منہ میں دودھ کی کلی بھر لے۔ اس کی بیٹ میں جلا ایسی قوی ہے کہ نکالنے سے بہق اور کلف اور بدن کے دوسرے داغ جاتے رہتے ہیں۔ یہی فائدہ اس کے گرما گرم خون کے لگانے سے ہوتا ہے۔ اس کے خواص میں سے یہ بات ہے کہ جب ایک سال میں دوبار بچے اور بچے کو نور قمر کی زیادتی کے زمانہ میں لیویں وہ پہلا بچہ ہو اور اس کے پیٹ کو چاک کریں تو وہ کنکریاں اس میں ملتی ہیں ایک یک رنگ ہوتی ہے دوسری کے کئی رنگ ہوتے ہیں پیلی پتھری کو گوسالہ کے چمڑے میں اور دوسری پتھری جو رنگا رنگ ہوتی ہے اس کے لٹکانے سے خوف اور ڈر زائل ہوجاتا ہے۔ جیسا کہ امین الدولہ نے کہا ہے کہ بعض نے کہا ہے کہ دوسری قسم کے پتھر کو سفید ریشمی کپڑے میں لپیٹ کر پاس رکھنے سے عزت افزائی ہوتی ہے۔ ابن زہر نے صرف اس قدر ہی لکھا ہے کہ اس کے بچے کا پیٹ چاک کر کے پتھری میں سے نکال کر مصروع کو پلائی جائے تو صحت حاصل ہوجائے اور عسر البول کو بھی فائدہ مند ہے۔ اگر عورت کے بچہ پیدا ہونا مشکل ہوجائے تو ابابیل اور جنگلی تلسی اور مکھن سے جلد پیدا ہوجاتا ہے۔ اگر کسی کو سنگ یرقان کی ضرورت تو اس بچے کو پیلا رنگ دے۔ ابابیل اس کے واسطے سنگ یرقان گھونسلے میں لائے گی وہ لے کر صاحب یرقان کو بام مہیا چاہئے اچھا ہوجائے گا۔ اس کے سیدھے بازو کے شہ پر اکھیڑ ڈالے جائیں جن سے اڑتی ہے اور کسی قسم کے تیل میں ڈالا جائے تو جو عورت اس اپنے منہ پر لگائے گی جو شخص اس عورت کو دیکھے گا تابع ہوجائے گا ابابیل کو ذبح کر کے گوشت سکھا لیا جائے اور اس میں جرجر کے بیج اور ۱۴ ماشہ

روغن زیتون ملایا جائے اور سات دن ایک گھڑیا میں رکھا جائے جو شخص اس کو کھالے گا کبھی نیند نہ آئے گی۔ اس کی دونوں آنکھیں نکال کر کپڑے میں باندھ کر پلنگ سے باندھ دیجائیں جو اس پر سوئے گا اس نیند نہ آئے گی۔ خواص علائیہ کا مؤلف کہتا ہے کہ میرے نزدیک یہ خاصیت چمگاڈر کی آنکھ میں ہے نہ کہ ابابیل کی۔ اس کی آنکھ تپ حادہ کے مریض پر باندھ دینے سے مرض جاتا رہتا ہے۔ اس کا پر پھوڑے پر باندھنے سے اچھا ہوجاتا ہے۔ جو شخص اسکی آنکھیں خشک کر کے پیس کر خوشبودار تیل میں ملا کر کسی عورت کو دے اور وہ اسے لگائے وہ اس مرد پر پیاری ہوجائے گی۔ اس کا لہو کھوپڑی پر ملا جائے تو ہر قسم کا درد جاتا رہے۔ اس کا خون سر کے تالو پر لگانے سے سر کے درد کو صحت ہوتی ہے۔ اس کے گوشت کو سوکھا کر پیس کر اس میں ساڑھے چار ماشے کھانے سے نگاہ تیز ہوتی ہے۔ اگر اس کا گوشت جلا کر تنہا یا تھوڑی سی بالچھڑ یا شہد کے ساتھ آنکھ میں لگائیں تو بھی فائدہ حاصل ہو۔ کیسا ہی موٹا جالا انکھ پر ہو اس کی بیٹ کے لگانے سے کٹ جاتا ہے۔ اس کا بھیجا تنہا یا شہد کے ساتھ ابتدائی نزول الماء میں آنکھ میں لگانے سے نفع ہوتا ہے۔ اگر اس کے بھیجے کو جلا کر راکھ کو شہد میں ملا کر لگائیں تو بھی نزاء رک جائے۔ اسی طرح اس کے لگانے سے آنکھ کی خارش جائے سیل اور پھلی کو نفع پہنچتا ہے۔ اس کا جلا ہوا گوشت اور بھیجا بہت جلا کرنے والا ہے۔ جلا ہوا گوشت شہد میں ملا کر منہ کے کوؤں کے پاس لگانے سے خناق اور حلق کے دوسرے امراض دفع ہوتے ہیں۔ اگر سرکہ میں ملا کر باہر سے حلق پر لگایا جائے تب بھی نفع ہوتا ہے۔ اسکا نمک لگا کر سکھایا ہوا گوشت پیس کر ساڑھے تین

ماشے سے ساڑھے چار ماشہ تک گنگنے پانی کے ساتھ پھانکنا بھی نافع ہے۔ خناق بالکل جاتا رہتا ہے۔ جلے ہوئے گوشت کی راکھ کو پانی اور شہد میں ملا کر غرغرہ کریں تو بھی خناق رطوبی کو بہت نفع ہو۔ اگر کوئے ورم سے لٹک گئے ہوں تو ان کو نفع پہونچے۔ اس کا دل سکھا کر پیس کر شراب میں ملا کر پھانکنے سے باہ کو بہت طاقت حاصل ہوتی ہے۔ اس کا خون اگر عورت کو بغیر اس کی اطلاع کے کھلا دیں تو اس کی شہوت جماع جاتی رہے۔ اس کا گوشت عورت کپڑوں سے فارغ ہونے کے بعد کھالے تو پھر کبھی کپڑوں سے نہ ہو اور نہ حمل رہے بقول ابن تلمیذ اس کے گھونسلے کا کوڑا پانی میں ملا کر پلانے سے بچہ فوراً پیدا ہو جاتا ہے۔ اس کے گھونسلے کو مٹی کے کوڑے میں جلا کر ساڑھے چار ماشہ یہ راکھ کھانے سے بھی بچہ فوراً پیدا ہو جاتا ہے۔ مگر کسی کے رتیلا کاٹ کھائے تو اس کی بیٹ کو شراب میں حل کر کے لگانے سے فوراً نفع ہو جاتا ہے۔ ابابیل کا کوہ روغن زیتون کے ساتھ جوش کر کے سیاہ بالوں میں لگانے سے سفید ہو جاتے ہیں جیسا کہ کنزالاختصاص میں ہے۔ مضر: اس کا گوشت کھانے سے نیند اڑ جاتی ہے۔ پھیپھڑے اور احشاء کو نقصان پہنچتا ہے۔ مصلح: سکنجبین پھیپھڑے کیلئے اور عود یا قرنفل یا احشا کیلئے
مقدار خوراک: نمک لگا کر سکھایا ہوا گوشت اور بغیر نمک کے سکھایا ہوا گوشت سات ماشے کھانا چاہئے اور گوشت کی راکھ ۶ رتی۔

ابابیل کا لعاب یا ابابیل کا کف

انگریزی نام سالن برون ہے۔ اور چینی زبان میں تائی چھوئی کہتے ہیں۔
صفات وشناخت: حکیم عبدالعزیز صاحب امرتسر نے لعاب ابابیل کے

متعلق ایک مضمون مصری ابابیل اور کف ابابیل کے عنوان سے شائع کرایا تھا لیکن سب سے پہلے میسر حامدی سے اہل علم کو ہندوستان میں اس کا حال تحریری معلوم ہوا تھا۔

یہ ابابیل ایک چھوٹا سا جنگلی جانور ہے جس کی پیدائش جزیرہ انڈیمان۔ بورنیو۔ ہانگ کانگ اور دوسرے بعض متعلقات چین۔ ملک برمارنگون اور کالی دنیا ہے یہ جانور انہیں ملکوں میں پایا جاتا ہے اور کسی دوسرے ملک میں اس کی پیدائش نہیں ہوتی۔ یہ چھوٹا سا جانور سمندر کے کنارے اپنے رہنے کی جگہ بناتا ہے۔ سمندر کے کنارے ایسی جگہوں یہ انڈے دیتا ہے کہ انسان کا اس جگہ پہونچنا نہایت مشکل ہوتا ہے۔ انہی ملکوں میں بعض دفعہ یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ جنگلوں میں اونچے درختوں کی شاخوں پر اور پہاڑ کے دروں میں اپنا گھونسلا تیار کرتا ہے اور لاکھوں ابابیلیں ایک جا بستی ہیں الغرض یہ جانور ایسی جگہ اپنی رہائش اختیار کرتا ہے جہاں پر پہونچنا سخت مشکل کام ہے۔

صوفیائے اسلام و جدید سائنس — منظر ابوالوقار سید منظر علی وقاری مداری علیہ الرحمہ

مدار العالمین کا شرعی جواز .... ابوالاظہر علامہ سید منظر علی مداری

اہل خدمات باطنیہ .... ابوالاظہر علامہ سید منظر علی مداری

تاریخ مدار عالم اردو، ہندی، گجراتی، بنگالی، انگریزی — قاری الحاج سید محضر علی مداری

مدار کا چاند .... قاری الحاج سید محضر علی مداری

میم سے میم تک .... قاری الحاج سید محضر علی مداری

طٰحٰہ .... قاری الحاج سید محضر علی مداری

اقراء .... قاری الحاج سید محضر علی مداری

سید السادات قطب المدار رضی اللہ تعالیٰ عنہ .... مفتی سید شجر علی مداری

آفتاب ولایت .... مفتی سید شجر علی مداری

سیف مدار — علامہ سید ذوالفقار علی مداری علیہ الرحمہ

ذوالفقار بدیع .... قطب عالم ابوالوقار سید کلب علی مداری علیہ الرحمہ

معمولات ابوالوقار .... قطب عالم ابوالوقار سید کلب علی مداری علیہ الرحمہ

فضائلِ اہلِ بیت اطہار و عرفان قطب المدار — علامہ سید مختار علی دیوان درگاہ آستانہ مدار اعظم

مرشد کامل .... مولانا محمد باقر جائسی وقاری مداری

معین عامل .... مولانا محمد باقر جائسی وقاری مداری

عالمی شجرۂ مداریہ

E-mail : dummadar@yahoo.com
www.zindashahmadar.org • www.qutbulmadar.org
www.shahmadar.blogspot.com • www.dargahpirhanifmadari.com
SMS GROUP - JOIN ALMADAR - Sent : To 567678
Mob.: 9935586434 - 7860105441
Insha Printers Kanpur - 9616584408